103

اربعون حديثا فی فضائل عثمان بن عفان

قال رسول الله ﷺ: نضر الله امرأ سمع منا شيئا فبلغه كما سمعه

اربعین

فضائلِ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

تالیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی



ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ:

فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

103
سلسلة اربعينات الحديث النبوي

أربعون حديثا
فی فضائل عثمان بن عفان

اربعین

فضائل سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

تالیف:
ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری
(پی ایچ ڈی سکالر)

تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

نام کتاب: اربعین فضائل سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

تألیف: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری (پی ایچ ڈی سکالر)

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابومومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217

TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511

E-Mail: darussalamny@hotmail.com

Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com

Web Site: www.assunnah.live

فہرست مضامین

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰۤى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰۤى
اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰۤى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰۤى
اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا، وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّيِّيْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ- ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ، وَتَابِعِيْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۚ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر و شرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن و سنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۲﴾ ﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقینا لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾ ﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ...﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدۃ: 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

[1] فتح القدير : 488/1۔

[2] صحيح بخاري، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ۔۔۔ الآية﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3۔4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جوان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّيْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ، وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهِ، وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهِ لِيُؤَدِّيَهُ عَلٰى مَا أُدِّیَ إِلَيْهِ“[1]

”یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔“

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ۔۔۔))[2]

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔“

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

''هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔'' ❶

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ .)) ❷

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہو دِمخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِى الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

❶ شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

❷ شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔

الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووى، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقى : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبداللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبداللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبدالرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ إِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ"، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبدالرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةُ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ"، ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِى السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے موقّر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِي صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ "أَلْاَرْبَعُوْنَ فِي فَضَائِلِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرما دے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وکتبہ

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ . اَمَّا بَعْدُ:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۫ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸۸﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۸۹﴾﴾

(التوبۃ : 88، 89)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''لیکن رسول نے اور ان لوگوں نے جو اس کے ہمراہ ایمان لائے، اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کیا، اور یہی لوگ ہیں جن کے لیے سب بھلائیاں ہیں، اور یہی فلاح پانے والے ہیں۔ اللہ نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ الَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰﴾﴾ (الحشر : 10)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور (ان کے لیے) جو ان کے بعد آئے، وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جنھوں نے

ایمان لانے میں ہم سے پہل کی اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لیے کوئی کینہ نہ رکھ جو ایمان لائے، اے ہمارے رب! یقیناً تو بے حد شفقت کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ ۚ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿١٣٧﴾ؕ﴾

(البقرۃ: 137)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پھر اگر وہ اس جیسی چیز پر ایمان لائیں جس پر تم ایمان لائے ہو، تو یقیناً وہ ہدایت پا گئے، اور اگر پھر جائیں تو وہ محض ایک مخالفت میں (پڑے ہوئے) ہیں، پس عنقریب اللہ تجھے ان سے کافی ہو جائے گا اور وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا ؗ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۛۚ وَ مَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۛ۫ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿٢٩﴾ع﴾ (الفتح: 29)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''محمد اللہ کے رسول ہیں اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں کافروں پر بہت سخت ہیں، آپس میں نہایت رحم دل ہیں، تو انھیں اس حال میں دیکھے گا کہ رکوع کرنے والے ہیں، سجدے کرنے والے ہیں، اپنے رب کا فضل اور (اس کی) رضا ڈھونڈتے ہیں، ان کی شناخت ان کے چہروں میں (موجود) ہے، سجدے کرنے کے اثر سے۔ یہ ان کا وصف تورات میں ہے

اور انجیل میں ان کا وصف اس کھیتی کی طرح ہے جس نے اپنی کونپل نکالی، پھر اسے مضبوط کیا، پھر وہ موٹی ہوئی، پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی، کاشت کرنے والوں کو خوش کرتی ہے، تاکہ وہ ان کے ذریعے کافروں کو غصہ دلائے، اللہ نے ان لوگوں سے جو ان میں سے ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے بڑی بخشش اور بہت بڑے اجر کا وعدہ کیا ہے۔"

حدیث 1

((عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ خَطَبَ النَّاسَ بِالْجَابِيَةِ، فَقَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَقَامِي فِيكُمْ، فَقَالَ: اسْتَوْصُوا بِأَصْحَابِي خَيْرًا، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَبْتَدِءُ بِالشَّهَادَةِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا، فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ بَحْبَحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ، وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ أَبْعَدُ، لَا يَخْلُوَنَّ أَحَدُكُمْ بِامْرَأَةٍ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمَا، وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ، فَهُوَ مُؤْمِنٌ.)) [1]

"سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے "جابیہ" کے مقام پر خطبہ دیتے ہوئے کہا: ایک دفعہ اللہ کے رسول ﷺ ہمارے درمیان اسی طرح کھڑے ہوئے، جیسے میں تمہارے درمیان کھڑا ہوں، اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میں تمھیں اپنے صحابہ کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں

---

[1] مسند احمد : 18/1، رقم : 114، مستدرك حاكم : 113/1۔ حاکم نے اسے "شیخین کی شرط پر صحیح" کہا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

اور ان لوگوں کے بارے میں بھی جو ان کے بعد ہوں گے اور ان لوگوں کے بارے میں بھی جو (تابعین) کے بعد ہوں گے، (ان سے حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں)، اس کے بعد جھوٹ اس قدر عام ہو جائے گا کہ ایک آدمی گواہی طلب کیے جانے سے پہلے گواہی دینے لگے گا، پس تم میں سے جو آدمی جنت میں داخل ہونا چاہتا ہے وہ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنے کا التزام کرے، کیونکہ شیطان ہر اس آدمی کے ساتھ رہتا ہے جو اکیلا ہو، اور وہ شیطان دو آدمیوں سے ذرا دور ہو جاتا ہے، تم میں سے کوئی آدمی کسی غیر محرم عورت کے ساتھ علیحدگی اختیار نہ کرے، کیونکہ ایسے دو افراد کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے اور جس آدمی کو نیکی کر کے خوشی اور گناہ کر کے پریشانی ہو وہ مومن ہے۔''

حدیث 2

((وَعَنْ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنِّیْ اَجِدُ فِی التَّوْرَاةِ مَكْتُوْبًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، لَا فَظٌّ، وَلَا غَلِيْظٌ، وَلَا سَخَّابٌ فِی الْاَسْوَاقِ، وَلَا يَجْزِیْ السَّيِّئَةَ بِالسَّيِّئَةِ، وَلٰكِنْ يَّعْفُوْ، وَيَصْفَحُ اُمَّتُهُ، الْحَمَّادُوْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِیْ كُلِّ مَنْزِلَةٍ، وَيُكَبِّرُوْنَهُ عَلٰى كُلِّ نَجْدٍ، يَأْتَزِرُوْنَ اِلٰى اَنْصَافِهِمْ، وَيُوَضِّئُوْنَ اَطْرَافَهُمْ، صَفُّهُمْ فِی الصَّلَاةِ وَصَفُّهُمْ فِی الْقِتَالِ سَوَاءٌ، مُنَادِيْهِمْ يُنَادِیْ فِیْ جَوِّ السَّمَآءِ لَهُمْ فِیْ جَوْفِ اللَّيْلِ دَوِیٌّ كَدَوِیِّ النَّحْلِ، مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ، وَمُهَاجَرُهٗ بِطَابَةَ، وَمُلْكُهٗ بِالشَّامِ.))[1]

''اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے تورات میں لکھا ہوا پایا: محمد ﷺ

[1] سنن دارمی، رقم: 5، شرح السنة، رقم الحدیث: 3628۔ محقق نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اللہ کے رسول ہوں گے، نہ تیز مزاج نہ ترش رو، بازاروں میں شور وشغب کرنے والے نہ برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے بلکہ معاف کرنے والے اور درگزر کرنے والے ہوں گے۔ اُن کی امت بہت زیادہ حمد وثنا کرنے والی ہوگی۔ ہر جگہ وہ اللہ کی حمد وثنا بیان کریں گے۔ ہر اونچی جگہ پر (چڑھتے ہوئے) اللہ اکبر کہیں گے۔ اُن کے تہ بند پنڈلیوں تک ہوں گے، اپنے اعضاء کا وضو کریں گے، نماز اور قتال کے لیے ایک ہی طرح صف بنائیں گے۔ اُن کا منادی (یعنی مؤذن) کھلی فضا میں اذان دے گا۔ آدھی رات کے وقت اُن کے اذکار کی آواز شہد کی مکھیوں کی طرح آہستہ ہوگی۔ اس رسول کی جائے پیدائش مکہ ہوگی، جائے ہجرت طابہ (یعنی مدینہ منورہ) اور اُس کی حکومت کی سرحدیں شام تک پہنچیں گی۔''

حدیث 3

((وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَبَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ كَلَامٌ، فَقَالَ خَالِدٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ: تَسْتَطِيلُونَ عَلَيْنَا بِأَيَّامٍ سَبَقْتُمُونَا بِهَا، فَبَلَغَنَا أَنَّ ذٰلِكَ ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: دَعُوا لِي أَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَنْفَقْتُمْ مِثْلَ أُحُدٍ ـ أَوْ مِثْلَ الْجِبَالِ ـ ذَهَبًا مَا بَلَغْتُمْ أَعْمَالَهُمْ.)) [1]

''اور سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے مابین کچھ تلخ کلامی سی ہوگئی، سیّدنا خالد رضی اللہ عنہ نے سیّدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے کہا: تم ہمارے اوپر محض اس لیے زبان درازی کرتے ہو

[1] مسند احمد: 366/3، رقم: 13812، الأحاديث المختارة، رقم: 2046۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

کہ تم ہم سے کچھ دن پہلے اسلام میں داخل ہوئے تھے۔ جب اس بات کا نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میرے لیے ہی میرے صحابہ کو کچھ نہ کہا کرو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم احد پہاڑ یا کئی پہاڑوں کے برابر سونا بھی خرچ کردو تم ان کے اعمال یعنی درجوں تک نہیں پہنچ سکتے۔''

حدیث 4

((وَعَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قُلْنَا: لَوِ انْتَظَرْنَا حَتّٰى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ، قَالَ: فَانْتَظَرْنَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا، فَقَالَ: مَا زِلْتُمْ هَاهُنَا، قُلْنَا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قُلْنَا: نُصَلِّي مَعَكَ الْعِشَاءَ، قَالَ: أَحْسَنْتُمْ أَوْ أَصَبْتُمْ. ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ قَالَ: وَكَانَ كَثِيرًا مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: النُّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ، فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ، وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي، فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ، وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي، فَإِذَا ذَهَبَتْ أَصْحَابِي أَتٰى أُمَّتِيْ مَا يُوعَدُونَ.))[1]

''اور سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں مغرب کی نماز ادا کی، پھر ہم نے کہا کہ بہتر ہوگا کہ ہم کچھ انتظار کرلیں اور آپ کی معیت میں عشاء کی نماز ادا کرکے جائیں۔ چنانچہ ہم انتظار کرنے لگے۔ آپ ﷺ ہماری طرف تشریف لائے اور ارشاد فرمایا:

[1] مسند احمد: 398/4، رقم: 19066، صحیح ابن حبان، رقم: 7249۔ ابن حبان اور شیخ شعیب رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

کیا تم یہیں ٹھہرے رہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں اے اللہ کے رسول! بس ہم نے سوچا کہ ہم عشاء کی نماز بھی آپ کی معیت میں ادا کرلیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اچھا کیا۔ پھر آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھایا، جبکہ آپ ﷺ کا معمول بھی تھا کہ آپ ﷺ اکثر آسمان کی طرف سر اٹھایا کرتے تھے، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ ستارے آسمان کے امین (نگران ومحافظ) ہیں، جب یہ تارے ختم ہو جائیں گے تو آسمان پر وہ کیفیت طاری ہو جائے گی، جس کا اس کے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے، یعنی آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ میں بھی اپنے صحابہ کے لیے اسی طرح امین ہوں، جب میں دنیا سے چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ پر وہ فتنے اور آزمائشیں آجائیں گے جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے اور میرے صحابہ بھی میری امت کے لیے امین اور محافظ ہیں، جب میرے صحابہ اس دنیا سے رخصت ہوجائیں گے تو میری امت پر ان فتنوں کا دور شروع ہو جائے گا، جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔''

حدیث 5

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رضی اللہ عنہ صَاحِبِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: طُوْبٰی لِمَنْ رَآنِیْ، وَطُوْبٰی لِمَنْ رَأَی مَنْ رَأٰنِیْ، وَلِمَنْ رَاٰی مَنْ رَاٰی مَنْ رَاٰنِیْ وَاٰمَنَ بِیْ.))[1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ صحابی رسول ﷺ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مبارک ہو جس نے مجھے دیکھا (یعنی صحابی) اور مجھ پر ایمان لایا، اور مبارک ہو اُسے جس نے اس شخص کو دیکھا جس نے مجھے دیکھا ہے (یعنی تابعی) اور ایمان لایا، اور مبارک ہو اُسے جس نے صحابی کو دیکھنے والے (یعنی تبع

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم الحديث: 1254.

تابعین) کو دیکھا اور ایمان لایا۔''

حدیث 6

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابِيْ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَوْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهُ.)) [1]

''اور سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میرے صحابہ کو سب وشتم نہ کرنا، کیونکہ ان کا مقام تو یہ ہے کہ اگر تم میں سے کوئی آدمی جبل احد کے برابر سونا خرچ کرے، تو وہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک مد یا نصف مد تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔''

حدیث 7

((وَعَنْ طَارِقِ بْنِ اَشْيَمَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: بِحَسْبِ أَصْحَابِي الْقَتْلُ.)) [2]

''اور سیّدنا طارق بن اشیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میرے صحابہ کا شہید ہو جانا ہی کافی ہے۔''

سیّدنا ابوبکر اور عثمان رضی اللہ عنہما کی مشترکہ فضیلت

حدیث 8

((قَالَ نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْحَارِثِ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى

---

[1] صحيح مسلم، رقم: 221/254، مسند احمد: 11/3، رقم: 11079.

[2] مسند احمد: 472/3، رقم: 15876، مصنف ابن ابی شيبة: 92/15۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

دَخَلَ حَائِطًا (وَفِی رِوَایَةٍ: مِنْ حَوَائِطِ الْمَدِیْنَةِ)، فَقَالَ لِی: أَمْسِكْ عَلَیَّ الْبَابَ، فَجَاءَ حَتّٰی جَلَسَ عَلَی الْقُفِّ وَدَلّٰی رِجْلَیْهِ فِی الْبِئْرِ فَضُرِبَ الْبَابُ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: أَبُوبَکْرٍ، قُلْتُ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا أَبُوبَکْرٍ؟ قَالَ: ((ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ۔)) قَالَ: فَأَذِنْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، قَالَ: فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَی الْقُفِّ (وَفِی رِوَایَةٍ: قُفِّ الْبِئْرِ) وَدَلّٰی رِجْلَیْهِ فِی الْبِئْرِ، ثُمَّ ضُرِبَ الْبَابُ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: عُمَرُ، فَقُلْتُ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا عُمَرُ؟ قَالَ: ((ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ۔)) قَالَ: فَأَذِنْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، قَالَ: فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَی الْقُفِّ وَدَلّٰی رِجْلَیْهِ فِی الْبِئْرِ، قَالَ: ثُمَّ ضُرِبَ الْبَابُ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: عُثْمَانُ، فَقُلْتُ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا عُثْمَانُ؟ قَالَ: ((ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَهَا بَلَاءٌ۔)) (وَفِی رِوَایَةٍ: وَسَیَلْقٰی بَلَاءً)، فَأَذِنْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَی الْقُفِّ وَدَلّٰی رِجْلَیْهِ فِی الْبِئْرِ.)) [1]

''اور نافع بن عبدالحارث سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گیا، یہاں تک کہ آپ مدینہ منورہ کے باغات میں سے ایک ایسے باغ میں داخل ہو گئے، اس کے باہر چار دیواری بنی ہوئی تھی، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''تم دروازے پر ٹھہرو۔'' اور آپ خود کنوئیں کی منڈیر پر جا بیٹھے،

[1] صحیح البخاری، رقم3695، 7097، 7262، صحیح مسلم، رقم: 2403. مسند احمد، رقم: 15374.

آپ ﷺ نے اپنے پاؤں کنوئیں کے اندر لٹکا لیے، کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا: کون ہو؟ آنے والے نے کہا: میں ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوں۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ ابوبکر آئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں اندر آنے کی اجازت دو اور ساتھ جنت کی بشارت بھی سنا دو۔'' میں نے انہیں اندر آنے کی اجازت دی اور جنت کی بھی بشارت دے دی۔ وہ آ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس ہی اسی طرح کنوئیں میں پاؤں لٹکا کر کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گئے، کچھ دیر بعد پھر دروازہ کھٹکھٹایا گیا۔ میں نے پوچھا: کون ہو؟ اس نے کہا: میں عمر رضی اللہ عنہ ہوں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ عمر آئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انہیں اندر آنے کی اجازت دو اور جنت کی بشارت بھی سنا دو۔'' میں نے انہیں اندر آنے کی اجازت دی اور جنت کی بھی بشارت سنا دی، وہ آ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس کنوئیں کی منڈیر پر کنوئیں میں پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے۔ پھر کچھ دیر بعد دروازے پر دستک دی گئی۔ میں نے پوچھا: کون ہو؟ انہوں نے کہا: میں عثمان ہوں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ عثمان رضی اللہ عنہ آئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انہیں اندر آنے کی اجازت دو اور جنت کی بشارت بھی سنا دو، لیکن کچھ آزمائش کے بعد۔'' میں نے انہیں بھی اندر آنے کی اجازت دی اور جنت کی بھی بشارت سنائی۔ وہ بھی آ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس (آپ کے سامنے) کنوئیں میں پاؤں لٹکا کر کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔''

حدیث 9

((وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ!

رَأَيْتُ كَأَنَّ دَلْوًا دُلِّيَتْ مِنَ السَّمَاءِ ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيبِهَا فَشَرِبَ مِنْهُ شُرْبًا ضَعِيفًا ، قَالَ عَفَّانُ: وَفِيهِ ضَعْفٌ ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيبِهَا فَشَرِبَ حَتّٰى تَضَلَّعَ ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيبِهَا فَشَرِبَ فَانْتَشَطَتْ مِنْهُ فَانْتَضَحَ عَلَيْهِ مِنْهَا شَيْءٌ .)) [1]

''اور سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا آسمان سے ایک ڈول نیچے لٹکایا گیا، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آ کر ڈول کو دونوں طرف سے پکڑ کر اس سے تھوڑا سا پانی پیا اور ان کے پینے میں کچھ کمزوری سی تھی۔ ان کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے ڈول کو دونوں طرف سے پکڑ کر خوب سیراب ہو کر پیا، ان کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ آئے، انہوں نے بھی ڈول کو دونوں طرف سے تھام لیا، اس میں کچھ لرزہ سا تھا۔ اس میں سے کچھ چھینٹے عثمان رضی اللہ عنہ پر جا گرے۔''

حدیث 10

((حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ جَالِسًا عَلٰى حِرَاءٍ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اثْبُتْ حِرَاءُ! فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ .)) [2]

---

[1] سنن ابوداود، رقم: 4637، مسند احمد: 20242۔ شیخ شعیب نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔
[2] مسند احمد، رقم: 22936۔ شیخ شعیب نے اسے ''قوی الاسناد'' قرار دیا ہے۔

''اور سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوہ حراء پر تشریف فرما تھے، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، اچانک کوہ حراء (خوشی سے) جھومنے لگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حراء ٹھہر جا، تجھ پر نبی ہے، یا صدیق ہے، یا شہید ہے۔''

حدیث 11

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَيٌّ وَأَصْحَابُهُ مُتَوَافِرُوْنَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ ثُمَّ نَسْكُتُ .)) [1]

''اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہم ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے نام اسی ترتیب سے لیا کرتے اور اس کے بعد ہم خاموش ہو جاتے تھے، جبکہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کثیر تعداد میں تھے۔''

حدیث 12

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، فَقَالَ: ((رَأَيْتُ قُبَيْلَ الْفَجْرِ كَأَنِّي أُعْطِيتُ الْمَقَالِيدَ وَالْمَوَازِينَ، فَأَمَّا الْمَقَالِيدُ فَهٰذِهِ الْمَفَاتِيحُ، وَأَمَّا الْمَوَازِينُ فَهِيَ الَّتِي تَزِنُونَ بِهَا، فَوُضِعْتُ فِي كِفَّةٍ، وَوُضِعَتْ أُمَّتِي فِي كِفَّةٍ، فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُ، ثُمَّ جِيءَ بِأَبِي بَكْرٍ فَوُزِنَ بِهِمْ فَوَزَنَ، ثُمَّ جِيءَ بِعُمَرَ فَوُزِنَ فَوَزَنَ، ثُمَّ جِيءَ بِعُثْمَانَ فَوُزِنَ بِهِمْ، ثُمَّ رُفِعَتْ .)) [2]

---

[1] صحيح البخاري، رقم: 3655، مسند احمد: 4626.

[2] مسند احمد: 5469.

''اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز طلوع آفتاب کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: ''میں نے آج طلوع فجر سے کچھ دیر قبل یوں دیکھا کہ گویا مجھے چابیاں اور ترازو دیئے گئے، چابیاں تو یہی چابیاں ہیں، اور ترازو سے مراد بھی یہی ترازو ہیں، جن سے تم اشیاء کا وزن کرتے ہو۔ مجھے ترازو کے ایک پلڑے میں اور میری امت کو دوسرے پلڑے میں رکھ کر میرا ان کے بالمقابل وزن کیا گیا تو میں بھاری رہا۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لا کر ان کے بالمقابل وزن کیا گیا۔ تو وہ بھاری رہے، پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو لایا گیا اور وزن کیا گیا تو وہ بھاری رہے، اس کے بعد ترازو کو اوپر اٹھا لیا گیا۔''

سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت و بیعت کا بیان

حدیث 13

((وَعَنْ أَبِی وَائِلٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: كَیْفَ بَایَعْتُمْ عُثْمَانَ وَتَرَكْتُمْ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ؟ قَالَ: مَا ذَنْبِی قَدْ بَدَأْتُ بِعَلِیٍّ، فَقُلْتُ: أُبَایِعُكَ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ وَسِیرَةِ أَبِی بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: فَقَالَ: فِیمَا اسْتَطَعْتُ، قَالَ: ثُمَّ عَرَضْتُهَا عَلَى عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَبِلَهَا.)) [1]

''اور ابووائل سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا: یہ کیسے ہوا کہ آپ لوگوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی، انہوں نے کہا: اس میں میرا کیا قصور ہے؟ میں پہلے

[1] مسند احمد، رقم 557.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور میں نے کہا: میں اللہ کی کتاب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی سیرت کی روشنی میں آپ کی بیعت کرتا ہوں، انہوں نے کہا: ٹھیک ہے، لیکن میری طاقت کے مطابق، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں نے یہ چیز سیدنا عثمان پر پیش کی تو انہوں نے اسے قبول کرلیا۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سیّدنا عثمان کی خلافت کی طرف اشارہ

حدیث 14

((وَعَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! لَوْ كَانَ عِنْدَنَا مَنْ يُحَدِّثُنَا۔)) قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَلَا أَبْعَثُ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ؟ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ: ((لَوْ كَانَ عِنْدَنَا مَنْ يُحَدِّثُنَا۔)) فَقُلْتُ: أَلَا أَبْعَثُ إِلٰى عُمَرَ؟ فَسَكَتَ، قَالَتْ: ثُمَّ دَعَا وَصِيفًا بَيْنَ يَدَيْهِ فَسَارَّهُ فَذَهَبَ، قَالَتْ: فَإِذَا عُثْمَانُ يَسْتَأْذِنُ فَأَذِنَ لَهُ، فَدَخَلَ فَنَاجَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيلًا، ثُمَّ قَالَ: ((يَا عُثْمَانُ! إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ مُقَمِّصُكَ قَمِيصًا، فَإِنْ أَرَادَكَ الْمُنَافِقُونَ عَلٰى أَنْ تَخْلَعَهُ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ وَلَا كَرَامَةَ۔)) يَقُولُهَا لَهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا .)) [1]

''اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہ! کاش ہمارے پاس کوئی ایسا آدمی ہوتا جو ہمارے ساتھ باتیں کرتا۔'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! کیا میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیج دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، کچھ دیر بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] مسند احمد، رقم :24466.

نے پھر فرمایا: ''کاش ہمارے پاس کوئی آدمی ہوتا جو ہمارے ساتھ باتیں کرتا۔'' میں نے کہا: کیا میں عمر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیج دوں؟ لیکن آپ اس بار بھی خاموش رہے، کچھ دیر بعد آپ ﷺ نے خادم کو بلوایا اور راز دارنہ انداز میں اس کے ساتھ کوئی بات کی، وہ چلا گیا، تھوڑا وقت ہی گزرا تھا کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے انہیں اجازت دی اور وہ اندر تشریف لے آئے، نبی کریم ﷺ نے کافی دیر تک ان کے ساتھ سرگوشی کرتے رہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''عثمان! اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص پہنائے گا، اگر منافقین اس قمیص کو اتارنے کا مطالبہ کریں تو ان کے کہنے پر تم اسے نہ اتارنا، کیونکہ اس کے اتارنے میں کوئی عزت نہیں رہے گی۔'' آپ ﷺ نے یہ بات دو تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔''

سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی آزمائش اوران کا حق پر ہونا

حدیث 15

((وَعَنْ عُمَرَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْيَشْكُرِيِّ ، قَالَ: سَمِعْتُ أُمِّي تُحَدِّثُ أَنَّ أُمَّهَا انْطَلَقَتْ إِلَى الْبَيْتِ حَاجَّةً ، وَالْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ لَهُ بَابَانِ ، قَالَتْ: فَلَمَّا قَضَيْتُ طَوَافِي ، دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! إِنَّ بَعْضَ بَنِيكِ بَعَثَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ ، وَإِنَّ النَّاسَ قَدْ أَكْثَرُوا فِي عُثْمَانَ ، فَمَا تَقُولِينَ فِيهِ؟ قَالَتْ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَهُ ، لَا أَحْسِبُهَا إِلَّا قَالَتْ ثَلَاثَ مِرَارٍ ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْنِدٌ فَخِذَهُ إِلَى عُثْمَانَ ، وَإِنِّي لَأَمْسَحُ الْعَرَقَ عَنْ جَبِينِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، وَإِنَّ

الْوَحْيَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ، وَلَقَدْ زَوَّجَهُ ابْنَتَيْهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى إِثْرِ الْأُخْرٰى، وَإِنَّهُ لَيَقُولُ: ((اُكْتُبْ عُثْمَانُ۔)) قَالَتْ: مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُنْزِلَ عَبْدًا مِنْ نَبِيِّهِ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ إِلَّا عَبْدًا عَلَيْهِ كَرِيمًا.))[1]

''اور عمر بن ابراہیم یشکری نے اپنی ماں سے بیان کیا اور انھوں نے اپنی ماں سے روایت کی ہے کہ وہ حج کے لیے بیت اللہ کی طرف روانہ ہوئیں، ان دنوں بیت اللہ کے دو دروازے ہوتے تھے، وہ کہتی ہیں: جب میں نے اپنا طواف مکمل کیا تو میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی اور میں نے کہا: آپ کا ایک بیٹا آپ کو سلام کہہ رہا تھا، یہ جو لوگ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں بہت سی باتیں کر رہے ہیں، ان کے بارے میں آپ کیا کہیں گی؟ سیدہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، جن پر وہ لعنت کرے، یہ بات انہوں نے تین بار دوہرائی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ آپ کی ران مبارک سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملی ہوئی تھی، جبکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانیٔ مبارک سے پسینہ صاف کر رہی تھی، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول ہو رہا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یکے بعد دیگرے اپنی دو بیٹیوں کا نکاح سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے کیا تھا، نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''عثمان! وحی لکھو۔'' پھر انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے ہاں ایسا بلند مرتبہ اپنے کسی مقرب بندے کو ہی دیتا ہے۔

حدیث 16

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِتْنَةً فَمَرَّ رَجُلٌ

[1] معجم الطبرانی فی "الاوسط": 3770، التاریخ الکبیر للبخاری: 26/1، مسند احمد: 26247.

فَـقَالَ: ((يُقْتَلُ فِيْهَا هٰذَا الْمُقَنَّعُ يَوْمَئِذٍ مَظْلُوْمًا۔)) قَالَ: فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ .)) [1]

''اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ کا ذکر کیا، اس دوران ایک آدمی کا وہاں سے گزر ہوا، اس کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان دنوں یہ آدمی، جو کپڑا اڈھانپ کر جا رہا ہے، مظلومیت کی حالت میں قتل ہوگا۔'' سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں نے جا کر دیکھا تو وہ آدمی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔''

حدیث 17

((وَعَـنْ عَبْـدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنِ ابْنِ حَوَالَةَ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ الـلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ دَوْمَةٍ، وَعِنْدَهُ كَـاتِـبٌ لَـهُ يُـمْـلِي عَلَيْهِ، فَقَالَ: ((أَلَا أَكْتُبُكَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ؟)) قُلْتُ: لَا أَدْرِي مَا خَارَ اللّٰهُ لِي وَرَسُولُهُ، فَأَعْرَضَ عَنِّي، وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ مَرَّةً فِي الْأُولَى: ((نَكْتُبُكَ؟ يَا ابْنَ حَوَالَةَ!)) قُلْتُ: لَا أَدْرِي فِيمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَأَعْرَضَ عَنِّي فَأَكَبَّ عَلَى كَاتِبِهِ يُمْلِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((أَنَكْتُبُكَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ؟)) قُلْتُ: لَا أَدْرِي مَا خَارَ اللّٰهُ لِي وَرَسُولُهُ، وَفِي رِوَايَةٍ: ((نَكْتُبُكَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ!)) قُلْتُ: لَا اَدْرِيْ فِيْـمَ يَـا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَأَعْرَضَ عَنِّي فَأَكَبَّ عَلَى كَاتِبِهِ يُمْلِي عَلَيْهِ، قَالَ: فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِي الْكِتَابِ عُمَرُ فَقُلْتُ: إِنَّ عُمَرَ لَا يُكْتَـبُ إِلَّا فِـي خَيْـرٍ، ثُـمَّ قَالَ: ((أَنَكْتُبُكَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ؟))

[1] سنن الترمذی، رقم:3708، مسند احمد:5953۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح لغیرہ'' قرار دیا ہے۔

قُلْتُ: نَعَمْ ، فَقَالَ: ((يَا ابْنَ حَوَالَةَ! كَيْفَ تَفْعَلُ فِي فِتْنَةٍ تَخْرُجُ فِي أَطْرَافِ الْأَرْضِ ، كَأَنَّهَا صَيَاصِي بَقَرٍ.)) قُلْتُ: لَا أَدْرِي مَا خَارَ اللّٰهُ لِي وَرَسُولُهُ ، قَالَ: ((وَكَيْفَ تَفْعَلُ فِي أُخْرٰى ، تَخْرُجُ بَعْدَهَا كَأَنَّ الْأُولٰى فِيهَا انْتِفَاجَةُ أَرْنَبٍ؟)) قُلْتُ: لَا أَدْرِي مَا خَارَ اللّٰهُ لِي وَرَسُولُهُ ، قَالَ: ((اتَّبِعُوا هٰذَا.)) قَالَ: وَرَجُلٌ مُقَفٍّ حِينَئِذٍ ، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ فَسَعَيْتُ وَأَخَذْتُ بِمَنْكِبَيْهِ ، فَأَقْبَلْتُ بِوَجْهِهِ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ: هٰذَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ.)) قَالَ: وَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ .))[1]

''اور سیدنا عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ٹیلہ کے سائے میں تشریف فرما تھے، ایک کاتب آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے کچھ لکھوا رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابن حوالہ! کیا میں تیرا نام بھی لکھوا دوں۔'' میں نے کہا: میں اس بارے کچھ نہیں جانتا کہ اللہ اور اس کے رسول نے میرے لیے کیا پسند ہے؟ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اعراض کر لیا، اسماعیل راوی نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابن حوالہ! کیا ہم تیرا اندراج بھی کر لیں؟'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نہیں جانتا کہ کس چیز میں اندراج کیا جا رہا ہے، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اعراض کر لیا، ایک روایت میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابن حوالہ! کیا ہم تیرا نام بھی لکھ لیں؟'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نہیں جانتا کہ کس چیز میں

[1] مسند الطیالسی: 1249، مسند احمد: 17004۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح الاسناد'' قرار دیا ہے۔

نام لکھے جا رہے ہیں، پس آپ ﷺ اپنے کاتب کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے املاء کرواتے رہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابن حوالہ! کیا ہم تیرا نام بھی لکھ لیں؟'' میں نے کہا: میں نہیں جانتا کہ اللہ اور اس کا رسول میرے لیے کیا پسند کر رہے ہیں، آپ ﷺ نے مجھ سے اعراض کر لیا اور اپنے کاتب پر متوجہ ہو کر لکھواتے رہے۔ پھر جب میں نے دیکھا تو اس کتاب میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا نام لکھا ہوا تھا، میں نے دل میں کہا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا نام تو خیر والے امور میں ہی لکھا جا سکتا ہے، اتنے میں پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے ابن حوالہ! کیا ہم تیرا نام بھی لکھ لیں؟'' میں نے کہا: جی ہاں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابن حوالہ! اس فتنے میں تو کیا کرے گا، جو گائے کے سینگوں کی طرح (بہت سخت اور مشکلات والا) ہوگا اور زمین کے اطراف و اکناف میں پھیل جائے گا؟'' میں نے کہا: میں نہیں جانتا کہ اللہ اور اس کے رسول میرے لیے کس چیز کو ترجیح دیتے ہیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا تو اس دوسرے فتنے میں کیا کرے گا، جو اس کے بعد رونما ہوگا اور (وہ اس قدر سخت ہوگا کہ پہلا تو اس کے مقابلے میں خرگوش کی چھلانگ (کی طرح بہت ہلکا اور مختصر) ہی نظر آئے گا؟'' میں نے کہا: مجھے پتہ نہیں ہے کہ اللہ اور اس کا رسول میرے لیے کیا پسند کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت اس شخص کی پیروی کرنا۔'' اس وقت ایک آدمی جا رہا تھا اور اس کی پیٹھ ہماری طرف تھی، میں چلا اور دوڑا اور اس کے کندھوں کو پکڑ کر اس کو رسول اللہ ﷺ کی طرف متوجہ کیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! یہ آدمی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں۔'' پس وہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے راز کی باتیں کرنا

حدیث 18

((وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْجَسْرِيِّ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ، وَعِنْدَهَا حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ، فَقَالَتْ لِي: إِنَّ هٰذِهِ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَيْهَا فَقَالَتْ: أَنْشُدُكِ اللّٰهَ أَنْ تُصَدِّقِينِي بِكَذِبٍ قُلْتُهُ، أَوْ تُكَذِّبِينِي بِصِدْقٍ قُلْتُهُ، تَعْلَمِينَ أَنِّي كُنْتُ أَنَا وَأَنْتِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ لَكِ: أَتُرَيْنَهُ قَدْ قُبِضَ؟ قُلْتِ: لَا أَدْرِي، فَأَفَاقَ فَقَالَ: ((افْتَحُوا لَهُ الْبَابَ ـ)) ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ لَكِ: أَتُرَيْنَهُ قَدْ قُبِضَ؟ قُلْتِ: لَا أَدْرِي، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: ((افْتَحُوا لَهُ الْبَابَ ـ)) فَقُلْتُ لَكِ: أَبِي أَوْ أَبُوكِ، قُلْتِ: لَا أَدْرِي، فَفَتَحْنَا الْبَابَ فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَلَمَّا أَنْ رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ادْنُهْ ـ)) فَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَسَارَّهُ بِشَيْءٍ لَا أَدْرِي أَنَا وَأَنْتِ مَا هُوَ؟ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: ((أَفَهِمْتَ مَا قُلْتُ لَكَ؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((ادْنُهْ ـ)) فَأَكَبَّ عَلَيْهِ أُخْرٰى مِثْلَهَا فَسَارَّهُ بِشَيْءٍ لَا نَدْرِي مَا هُوَ؟ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((أَفَهِمْتَ مَا قُلْتُ لَكَ؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((ادْنُهْ ـ)) فَأَكَبَّ عَلَيْهِ إِكْبَابًا شَدِيدًا فَسَارَّهُ بِشَيْءٍ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: ((أَفَهِمْتَ مَا قُلْتُ لَكَ؟)) قَالَ: نَعَمْ، سَمِعَتْهُ أُذُنَيَّ وَوَعَاهُ

قَلْبِي ، فَقَالَ لَهُ: ((اخْرُجْ۔)) قَالَ: قَالَتْ حَفْصَةُ: اللَّهُمَّ نَعَمْ ، أَوْ قَالَتْ: اللَّهُمَّ صِدْقٌ .))[1]

''اور ابو عبد اللہ جسری سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گیا، ان کے ہاں سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا بھی موجود تھیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتلایا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا ہیں، پھر وہ ان کی طرف متوجہ ہوئیں اور کہا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتی ہوں کہ اگر میں جھوٹ کہوں تو آپ نے میری تصدیق نہیں کرنی اور اگر میں سچ کہوں تو آپ نے میری تکذیب نہیں کرنی، کیا آپ جانتی ہیں کہ میں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غشی اور بے ہوشی طاری ہوگئی، میں نے تم سے کہا: تمہارا کیا خیال ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پرواز تو نہیں کر گئی؟ تم نے کہا تھا: مجھے تو اس بارے کوئی علم نہیں ہے، اتنے میں کچھ دیر کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ افاقہ ہوگیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کے لیے دروازہ کھول دو۔'' پھر آپ پر غشی طاری ہوگئی، میں نے تم سے کہا: دیکھیں، کہیں آپ کی روح تو پرواز نہیں کر گئی؟ تم نے کہا تھا: مجھے تو سمجھ نہیں آ رہی، اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو افاقہ ہوگیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کے لیے دروازہ کھول دو۔'' میں نے تم سے کہا تھا کہ میرے والد مراد ہیں یا تمہارے والد؟ تم نے کہا تھا: میں نہیں جانتی۔ پھر ہم نے دروازہ کھول دیا تو کیا دیکھا کہ وہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو فرمایا: ''قریب ہو جاؤ۔'' سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ آپ کے اوپر جھک گئے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ رازدارانہ بات کی، میں اور تم نہیں جانتی تھیں کہ وہ کیا بات تھی، پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ

[1] مسند احمد، رقم: 26269.

نے اپنا سر اوپر اٹھالیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تم سے جو کچھ کہا ہے، تم نے سمجھ لیا ہے؟'' انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا: ''پھر قریب ہو جاؤ۔'' سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ دوبارہ آپ ﷺ کے اوپر اسی طرح جھک گئے، جیسے پہلی دفعہ کیا تھا، پھر آپ ﷺ نے ان کے ساتھ چپکے سے کوئی بات کی، جس کے متعلق ہم نہیں جانتی کہ وہ کیا بات تھی۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنا سر اٹھایا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تم سے جو بات کہی ہے، تو نے اچھی طرح سمجھ لی ہے؟'' انہوں نے کہا: ''جی ہاں۔'' نبی کریم ﷺ نے تیسری مرتبہ پھر فرمایا: ''میرے قریب ہو جاؤ۔'' سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پہلے سے بھی زیادہ جھک گئے اور نبی کریم ﷺ نے پھر رازداری اور چپکے سے ان کے ساتھ کوئی بات کی، اس کے بعد انہوں نے اپنا سر اٹھالیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تم سے جو کچھ کہا ہے، کیا تم نے خوب سمجھ لیا ہے؟'' انہوں نے کہا: جی ہاں، میرے کانوں نے سنا ہے اور میرے دل نے سمجھ لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''باہر چلے جاؤ۔'' یہ سب کچھ سن کر سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جی ہاں، یہ سب کچھ سچ ہے۔''

حدیث 19

((وَعَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ادْعُوا لِي بَعْضَ أَصْحَابِي۔)) قُلْتُ: أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ: ((لَا۔)) قُلْتُ: عُمَرُ ، قَالَ: ((لَا۔)) قُلْتُ: ابْنُ عَمِّكَ عَلِيٌّ ، قَالَ: ((لَا۔)) قَالَتْ: قُلْتُ: عُثْمَانُ ، قَالَ: ((نَعَمْ۔)) فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: تَنَحَّيْ جَعَلَ يُسَارُّهُ وَلَوْنُ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الدَّارِ

وَحُصِرَ فِيهَا قُلْنَا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَلَا تُقَاتِلُ؟ قَالَ: لَا، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا، وَإِنِّي صَابِرٌ نَفْسِي عَلَيْهِ.)) [1]

''اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے ایک صحابی کو بلاؤ۔'' میں نے کہا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے کہا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے کہا: آپ کے چچا زاد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے کہا: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں۔'' وہ آئے تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''تم ذرا ایک طرف ہو جاؤ۔'' پھر آپ ﷺ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ چپکے سے باتیں کرنا شروع کیں، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا رنگ فق ہونے لگا، پھر جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنے گھر میں محصور کر دیا گیا تو ہم نے کہا: اے امیر المومنین! آپ ان باغیوں کے ساتھ لڑتے کیوں نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، میں لڑائی نہیں کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے اس بات کا عہد لیا تھا اور میں ان حالات پر اپنے آپ کو صابر ثابت کرنے والا ہوں۔''

سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے شرم وحیا کا بیان

حدیث 20

((وَعَنْ سَالِمٍ أَبِي جَمِيعٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ: وَذَكَرَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَشِدَّةَ حَيَائِهِ، فَقَالَ: إِنْ كَانَ لَيَكُونُ فِي الْبَيْتِ،

[1] سنن الترمذی، رقم: 3711، مسند احمد، رقم: 24253۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ ، فَمَا يَضَعُ عَنْهُ الثَّوْبَ ، لِيُفِيضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ، يَمْنَعُهُ الْحَيَاءُ أَنْ يُقِيمَ صُلْبَهُ .)) ❶

''اور ابو جمیع سالم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: حسن نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے شدت حیا کا تذکرہ کیا اور کہا: وہ گھر میں ہوتے اور دروازہ بند ہوتا، تب بھی اپنے اوپر پانی ڈالنے کے لیے کپڑا نہیں اتارتے تھے اور حیاء کی وجہ سے وہ اپنی پشت کو سیدھا نہیں کر پاتے تھے۔''

سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی صفات اور خطبات

حدیث 21

((وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ ، قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ ، فَإِذَا أَنَا بِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مُتَّكِيءٌ عَلَى رِدَائِهِ ، فَأَتَاهُ سَقَّاءَانِ يَخْتَصِمَانِ إِلَيْهِ ، فَقَضَى بَيْنَهُمَا ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ بِوَجْنَتِهِ نَكَتَاتُ جُدَرِيٍّ ، وَإِذَا شَعْرُهُ قَدْ كَسَا ذِرَاعَيْهِ .)) ❷

''اور حسن بن ابی حسن سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اپنی چادر پر ٹیک لگا کر بیٹھے تھے، اسی دوران دو آدمی جو لوگوں کو پانی پلانے کا کام کرتے، اپنے ایک جھگڑے کا فیصلہ کرانے کے لیے ان کی خدمت میں آئے، آپ نے ان کے درمیان فیصلہ کر دیا، اس کے بعد میں آپ کے پاس آیا اور آپ کو بغور دیکھا، میں کیا دیکھتا ہوں کہ آپ

❶ مسند احمد، رقم: 543.
❷ مسند احمد، رقم: 537.

خوبصورت چہرے والے آدمی تھے اور آپ کے رخسار پر چیچک کے کچھ داغ تھے اور آپ کے بالوں نے آپ کے بازوؤں کو ڈھانپ رکھا تھا۔''

حدیث 22

((وَعَنْ أُمِّ مُوْسٰی قَالَتْ: کَانَ عُثْمَانُ (رضی اللہ عنہ) مِنْ اَجْمَلِ النَّاسِ .))[1]

''ام موسیٰ سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ لوگوں میں بہت خوبصورت آدمی تھے۔''

حدیث 23

((وَعَنْ أُمِّ غُرَابٍ عَنْ بُنَانَةَ قَالَتْ: مَا خَضبَ عُثْمَانُ قَطُّ .))[2]

''اور بنانہ سے مروی ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے بالوں کو کبھی رنگا نہیں تھا۔''

حدیث 24

((وَعَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ زَاهِرٍ أَبَا رُوَاعٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ يَخْطُبُ فَقَالَ: إِنَّا وَاللّٰهِ! قَدْ صَحِبْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِی السَّفَرِ وَالْحَضَرِ ، وَكَانَ يَعُودُ مَرْضَانَا ، وَيَتْبَعُ جَنَائِزَنَا ، وَيَغْزُو مَعَنَا ، وَيُوَاسِينَا بِالْقَلِيلِ وَالْكَثِيرِ ، وَإِنَّ نَاسًا يُعْلِمُونِی بِهِ ، عَسٰی أَنْ لَا يَكُونَ أَحَدُهُمْ رَآهُ قَطُّ .))[3]

---

[1] مسند احمد، رقم: 522۔ شیخ شعیب نے اسے کو ''حسن الاسناد'' قرار دیا ہے۔

[2] مسند احمد، رقم: 538۔

[3] مسند البزار، رقم: 401، مسند احمد، رقم: 504۔ شیخ شعیب نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

''اور عباد بن زاہر سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، آپ نے کہا: 'اللہ کی قسم! ہمیں سفر وحضر میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہنے کا شرف حاصل ہوا، آپ ﷺ ہمارے مریضوں کی عیادت کرتے تھے، ہمارے جنازوں میں شرکت کرتے تھے، ہمارے ساتھ مل کر لڑائی کرتے تھے اور کوئی چیز تھوڑی ہوتی یا زیادہ، آپ ﷺ ہمیں اس میں شریک کیا کرتے تھے۔ اب کچھ لوگ مجھے آپ ﷺ کے بارے میں کچھ باتیں سکھاتے ہیں حالانکہ ہوسکتا ہے کہ ان میں سے کسی نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تک نہ ہو۔''

حدیث 25

((وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ: شَهِدْتُ عُثْمَانَ يَأْمُرُفِى خُطْبَتِهٖ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَذَبْحِ الْحَمَامِ .)) [1]

''اور حسن سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا، آپ نے اپنے خطبہ میں کتوں کو قتل کرنے اور کبوتروں کو ذبح کرنے کا حکم دیا۔''

سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر لوگوں کے اعتراضات اور دفاع

حدیث 26

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ مِصْرَ يَحُجُّ الْبَيْتَ، قَالَ: فَرَاٰى قَوْمًا جُلُوْسًا، فَقَالَ: مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ؟ فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ؟ فَقَالُوْا: قُرَيْشٌ، قَالَ: فَمَنِ الشَّيْخُ فِيهِمْ؟

[1] مصنف عبد الرزاق، رقم :19733، مسند احمد، رقم :521.

قَالُوْا: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ؟ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ أَوْ أَنْشُدُكَ أَوْ نَشَدْتُكَ بِحُرْمَةِ هٰذَا الْبَيْتِ، أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَعْلَمُ أَنَّهُ غَابَ عَنْ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَتَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَبَّرَ الْمِصْرِيُّ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: تَعَالَ أُبَيِّنْ لَكَ مَا سَأَلْتَنِي عَنْهُ، أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ، وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ ابْنَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهَا مَرِضَتْ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَكَ أَجْرُ رَجُلٍ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمُهُ)) وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ، بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ، وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ، فَضَرَبَ بِهَا يَدَهُ عَلَى يَدِهِ وَقَالَ: ((هٰذِهِ لِعُثْمَانَ)) قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اذْهَبْ بِهٰذَا الْآنَ مَعَكَ.)) [1]

''اور عبداللہ بن موہب سے مروی ہے کہ ایک آدمی مصر سے بیت اللہ کا حج کرنے کے لیے آیا، اس نے کچھ لوگوں کو بیٹھے دیکھا اور ان کے بارے میں پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے بتلایا کہ یہ قریشی ہیں، اس نے پوچھا کہ ان میں سب سے بزرگ شخص کا کیا نام ہے؟ لوگوں نے بتلایا کہ وہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس آدمی نے کہا: اے عبداللہ بن عمر! میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں، یا اس نے یوں کہا میں آپ کو بیت اللہ کی حرمت کا واسطہ دے کر

[1] صحيح البخاري، رقم: 3130، 3698، 4066، مسند احمد، رقم: 5772.

پوچھتا ہوں، کیا آپ جانتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ غزوۂ احد کے دن میدان جنگ سے فرار ہوگئے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں، اس نے پوچھا: کیا آپ جانتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، اس نے مزید پوچھا: کیا آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیعتِ رضوان میں بھی شامل نہیں تھے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ یہ باتیں سن کر اس مصری نے خوشی کے طور پر اللہ اکبر کہا، اس کے اس انداز کو دیکھ کر سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ادھر آؤ ذرا، تو نے مجھ سے جو باتیں پوچھی ہیں، میں تجھ پر ان کی حقیقت واضح کرتا ہوں، جہاں تک احد کے دن ان کے فرار ہونے کی بات ہے تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ نے ان کو معاف کر دیا ہے، جہاں تک غزوۂ بدر میں شامل نہ ہونے کی بات ہے تو تجھے معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ان کے نکاح میں تھیں، ان دنوں وہ مریض تھیں، تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: ''تمہیں شرکائے بدر کے برابر ثواب اور حصہ ملے گا۔'' باقی رہی ان کے بیعت رضوان سے غیر حاضری تو تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ اس وقت وادیٔ مکہ میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر اگر کوئی دوسرا آدمی معتبر ہوتا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسی کو اہل مکہ کی طرف نمائندہ بنا کر روانہ فرماتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنا نمائندہ بنا کر مکہ والوں کی طرف بھیجا تھا اور بیعت رضوان سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے جانے کے بعد ہوئی تھی، یہ وضاحت کر کے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اس آدمی کے ہاتھ پر مارا اور کہا: یہ ہے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر اعتراضات کی حقیقت، اب اس کو اپنے ساتھ لے اور چلا جا۔''

سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے الزام کی براءت

حدیث 27

((وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: جَاءَ إِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَشَكَوْا سُعَاةَ عُثْمَانَ، قَالَ: فَقَالَ لِي أَبِي: اذْهَبْ بِهٰذَا الْكِتَابِ إِلٰى عُثْمَانَ، فَقُلْ لَهُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَكَوْا سُعَاتَكَ، وَهٰذَا أَمْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّدَقَةِ، فَمُرْهُمْ فَلْيَأْخُذُوا بِهِ، قَالَ: فَأَتَيْتُ عُثْمَانَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، قَالَ: فَلَوْ كَانَ ذَاكِرًا عُثْمَانَ بِشَيْءٍ لَذَكَرَهُ يَوْمَئِذٍ يَعْنِي بِسُوءٍ.))[1]

''اور محمد بن علی سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: کچھ لوگ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے عاملوں کی شکایت کی، میرے والد سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: تم یہ تحریر لے کر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاں جاؤ اور ان سے کہو کہ لوگ آپ کے عاملوں کی شکایتیں کر رہے ہیں، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقات کے بارے میں حکم ہے، انہیں حکم دیجئے کہ وہ اس کے مطابق صدقات وصول کریں، پس میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا اور ان سے اس بات کا ذکر کیا، اگر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ برا اظہار خیال کرنا ہوتا تو اسی دن کر دیتے۔''

---

[1] صحیح البخاری، رقم: 3111، مسند احمد، رقم: 1196.

حدیث 28

((وَعَنْ أَبِی ثَوْرٍ قَالَ: بَعَثَ عُثْمَانُ یَوْمَ الْجَرَعَةِ بِسَعِیدِ بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: فَخَرَجُوا إِلَیْهِ فَرَدُّوهُ، قَالَ: فَکُنْتُ قَاعِدًا مَعَ أَبِی مَسْعُودٍ وَحُذَیْفَةَ، فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: مَا کُنْتُ أُرٰی أَنْ یَرْجِعَ لَمْ یُهْرِقْ فِیهِ دَمًا، قَالَ: فَقَالَ حُذَیْفَةُ: وَلٰکِنْ قَدْ عَلِمْتُ لَتَرْجِعَنَّ عَلٰی عَقِبَیْهَا لَمْ یُهْرِقْ فِیهَا مَحْجَمَةَ دَمٍ، وَمَا عَلِمْتُ مِنْ ذٰلِكَ شَیْئًا إِلَّا عَلِمْتُهُ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَیٌّ حَتّٰی إِنَّ الرَّجُلَ لَیُصْبِحُ مُؤْمِنًا ثُمَّ یُمْسِی مَا مَعَهُ مِنْهُ شَیْءٌ، وَیُمْسِی مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ مَا مَعَهُ مِنْهُ شَیْءٌ، یُقَاتِلُ فِئَتَهُ الْیَوْمَ، وَیَقْتُلُهُ اللّٰهُ غَدًا، یَنْکُسُ قَلْبُهُ تَعْلُوهُ اسْتُهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: أَسْفَلُهُ، قَالَ: اسْتُهُ.)) [1]

''اور ابوثور سے مروی ہے کہ ''جرعہ'' کے روز سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے سیدنا سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا، لیکن لوگ ان کی طرف آئے اور انہیں واپس کر دیا، میں (ابوثور) سیدنا ابومسعود اور سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نہیں سمجھتا تھا کہ وہ بغیر خون بہائے یوں ہی واپس لوٹ آئے گا، ان کی بات سن کر سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: لیکن میں تو اچھی طرح جانتا تھا کہ یہ لشکر بغیر خون خرابہ کیے یوں ہی اپنی ایڑیوں پر واپس آ جائے گا، میں تو یہ بات اس وقت سے جانتا ہوں، جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیات

---

[1] مسند ابوداؤد الطیالسی، رقم: 432، مستدرك الحاکم: 546/4، المعجم الکبیر: 703/17، مسند احمد، رقم: 23348۔ شیخ شعیب نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

تھے، بلکہ یہاں تک حالات پیدا ہوجائیں گے کہ ایک آدمی ایمان کی حالت میں صبح کرے گا، لیکن جب شام ہوگی تو وہ ایمان سے فارغ ہو چکا ہوگا اور ایک آدمی ایمان کی حالت میں شام کرے گا، اور صبح تک اس کے پاس ایمان نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہے گی، ایک آدمی اپنے ہی گروہ سے لڑائی کرے گا اور اگلے دن اللہ تعالیٰ اسے قتل کر دے گا اور اس کے دل کو الٹ دے گا اور اس کی دبر اس کے اوپر ہوگی۔ میں نے کہا: نچلی والی طرف اوپر ہوگی؟ انھوں نے کہا: دبر کہہ رہا ہوں، دبر۔''

حدیث 29

((وَعَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ جُنْدُبٌ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجَرَعَةِ، وَثَمَّ رَجُلٌ قَالَ: فَقَالَ: وَاللّٰهِ! لَيُهْرَاقَنَّ الْيَوْمَ دِمَاءٌ، قَالَ: قَالَ الرَّجُلُ: كَلَّا، وَاللّٰهِ! قَالَ: هَلَّا قُلْتَ بَلٰى وَاللّٰهِ! قَالَ: كَلَّا وَاللّٰهِ! إِنَّهُ لَحَدِيثُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيهِ، قَالَ: قُلْتُ: وَاللّٰهِ! إِنِّي لَأُرَاكَ جَلِيسَ سَوْءٍ مُنْذُ الْيَوْمِ تَسْمَعُنِي أَحْلِفُ، وَقَدْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْهَانِي، قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ: مَالِي وَلِلْغَضَبِ، قَالَ: فَتَرَكْتُ الْغَضَبَ وَأَقْبَلْتُ أَسْأَلُهُ، قَالَ: وَإِذَا الرَّجُلُ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.))[1]

''اور جندب سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: جرعہ والے دن وہاں ایک آدمی تھا، اس نے کہا: اللہ کی قسم! آج ضرور ضرور کشت وخون ہوگا، اس کی بات سن کر ایک

[1] صحيح مسلم، رقم :2893، مسند احمد، رقم :23388.

اور آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! ہرگز نہیں، پہلا شخص کہنے لگا: تم نے یوں کیوں نہیں کہا کہ اللہ کی قسم ہاں ضرورت کشت وخون ہوگا؟ دوسرے نے کہا: اللہ کی قسم! ایسا ہرگز نہیں ہوگا، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے، جو آپ نے مجھ سے خود بیان کی تھی، میں نے کہا: آج آپ میرے برے ہم نشین ہیں۔ میں ایک بات کی قسم اٹھا رہا ہوں اور آپ مجھے سن بھی رہے ہیں، جبکہ اس بارے میں تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بھی سنی ہوئی ہے اور مجھے آپ روک بھی نہیں رہے۔ پھر میں نے سوچا کہ اس میں غصہ کرنے کی کیا ضرورت ہے، چنانچہ میں نے ناراضگی دور کر دی اور میں اس ساتھی کی طرف لپکا اور اس سے سوال کرنے لگ گیا۔ پھر پتا چلا کہ وہ آدمی حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ تھے۔"

محاصرہ کے دنوں میں صحابہ کا عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف میلان

حدیث 30

((وَعَـنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُـوَ مَـحْـصُـورٌ، فَـقَـالَ: إِنَّكَ إِمَامُ الْعَامَّةِ، وَقَدْ نَزَلَ بِكَ مَا تَـرٰى، وَإِنِّـى أَعْرِضُ عَلَيْكَ خِصَالًا ثَلَاثًا اخْتَرْ إِحْدَاهُنَّ، إِمَّا أَنْ تَـخْـرُجَ فَتُـقَاتِلَهُمْ، فَإِنَّ مَعَكَ عَدَدًا وَقُوَّةً وَأَنْتَ عَلَى الْحَقِّ وَهُـمْ عَلَى الْبَاطِلِ، وَإِمَّا أَنْ نَخْرِقَ لَكَ بَابًا سِوَى الْبَابِ الَّذِى هُـمْ عَـلَيْـهِ، فَتَـقْـعُدَ عَلٰى رَوَاحِلِكَ، فَتَلْحَقَ بِمَكَّةَ فَإِنَّهُمْ لَنْ يَسْتَـحِـلُّـوكَ وَأَنْـتَ بِهَـا، وَإِمَّـا أَنْ تَلْحَقَ بِالشَّامِ، فَإِنَّهُمْ أَهْلُ الشَّـامِ، وَفِيهِـمْ مُـعَـاوِيَةُ، فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَمَّا أَنْ

أَخْرُجَ فَأُقَاتِلَ فَلَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ خَلَفَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى أُمَّتِهِ بِسَفْكِ الدِّمَاءِ ، وَأَمَّا أَنْ أَخْرُجَ إِلٰى مَكَّةَ ، فَإِنَّهُمْ لَنْ يَسْتَحِلُّونِى بِهَا ، فَإِنِّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((يُلْحِدُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ يَكُونُ عَلَيْهِ نِصْفُ عَذَابِ الْعَالَمِ۔)) فَلَنْ أَكُونَ أَنَا إِيَّاهُ ، وَأَمَّا أَنْ أَلْحَقَ بِالشَّامِ ، فَإِنَّهُمْ أَهْلُ الشَّامِ ، وَفِيهِمْ مُعَاوِيَةُ ، فَلَنْ أُفَارِقَ دَارَ هِجْرَتِى ، وَمُجَاوَرَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .)) [1]

’’اور سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ محصور ہو چکے تھے، میں ان کی خدمت میں گیا اور کہا: آپ لوگوں کے امام اور حاکم ہیں اور آپ کے ساتھ جو حالات پیش آ چکے ہیں، وہ بھی آپ کے سامنے ہیں، میں آپ کے سامنے تین صورتیں پیش کرتا ہوں، آپ ان سے کسی ایک کا انتخاب کر لیں، یا تو آپ باہر نکل کر ان باغیوں سے لڑائی کریں، آپ کے پاس طاقت ہے اور بہت سے افراد آپ کے ساتھ ہیں، اس سے بڑھ کر یہ کہ آپ حق پر ہیں اور ان لوگوں کا موقف باطل ہے، دوسری صورت یہ ہے کہ وہ لوگ جس دروازے پر موجود ہیں، اسے چھوڑ کر آپ گھر کی کسی دیوار میں راستہ بنا کر باہر نکل جائیں اور اپنی سواری پر سوار ہو کر مکہ پہنچ جائیں، یہ وہاں آپ کو مارنے کی جسارت نہیں کریں گے، تیسری صورت یہ ہے کہ آپ بلاد شام کی طرف چلے جائیں، وہ لوگ اہل شام ہونے کی وجہ سے اچھے ہیں، سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود ہیں، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ باتیں سن کر کہا: رہا مسئلہ تمہارے بیان کردہ پہلی صورت کا کہ میں باہر نکل کر قتال کروں، تو یہ نہیں ہوسکتا کہ میں رسول

[1] التاريخ الكبير: 163/1، مسند احمد، رقم: 481.

اللہ ﷺ کے بعد سب سے پہلا خون بہانے والا بنوں، دوسری صورت کہ میں مکہ مکرمہ چلا جاؤں، کیونکہ یہ لوگ وہاں مجھے قتل نہیں کریں گے، تو گزارش ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''ایک قریشی آدمی مکہ میں الحاد کا مرتکب ہوگا، ساری دنیا کا نصف عذاب صرف اس ایک آدمی کو دیا جائے گا۔'' پس میں وہ آدمی نہیں بنوں گا اور تمہاری بیان کردہ تیسری صورت کہ میں سرزمین شام کی طرف چلا جاؤں کہ شام والے لوگ اچھے ہیں اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود ہیں، تو گزارش ہے کہ میں اپنی ہجرت گاہ اور رسول اللہ ﷺ کے پڑوس کو نہیں چھوڑوں گا۔''

سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا کتاب اللہ کی اطاعت کرنا

حدیث 31

((وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنْ وَجَدْتُّمْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ تَضَعُوْا رِجْلِيْ فِي الْقَيْدِ فَضَعُوْهَا.))[1]

''اور سعد سے مروی ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اگر تمہیں کتاب اللہ میں سے یہ اجازت ملتی کہ تم میرے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دو تو تم ایسا کر سکتے ہو۔''

حدیث 32

((وَعَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ: شَهِدْتُ الدَّارَ يَوْمَ أُصِيبَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَاطَّلَعَ عَلَيْهِمْ

[1] مسند احمد، رقم: 524۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اطِّلَاعَةً ، فَقَالَ: ادْعُوا لِی صَاحِبَیْكُمُ اللَّذَیْنِ أَلَبَّاكُمْ عَلَیَّ ، فَدُعِیَا لَهُ فَقَالَ: نَشَدْتُكُمَا اللّٰهَ أَتَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِینَةَ ضَاقَ الْمَسْجِدُ بِأَهْلِهِ ، فَقَالَ: ((مَنْ یَشْتَرِی هٰذِهِ الْبُقْعَةَ مِنْ خَالِصِ مَالِهِ؟ فَیَكُونَ فِیهَا كَالْمُسْلِمِینَ ، وَلَهُ خَیْرٌ مِنْهَا فِی الْجَنَّةِ۔)) فَاشْتَرَیْتُهَا مِنْ خَالِصِ مَالِی ، فَجَعَلْتُهَا بَیْنَ الْمُسْلِمِینَ ، وَأَنْتُمْ تَمْنَعُونِی أَنْ أُصَلِّیَ فِیهِ رَكْعَتَیْنِ ، ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِینَةَ لَمْ یَكُنْ فِیهَا بِئْرٌ یُسْتَعْذَبُ مِنْهُ إِلَّا رُومَةَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ یَشْتَرِیهَا مِنْ خَالِصِ مَالِهِ؟ فَیَكُونَ دَلْوُهُ فِیهَا كَدُلِیِّ الْمُسْلِمِینَ ، وَلَهُ خَیْرٌ مِنْهَا فِی الْجَنَّةِ؟)) فَاشْتَرَیْتُهَا مِنْ خَالِصِ مَالِی ، فَأَنْتُمْ تَمْنَعُونِی أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ تَعْلَمُونَ أَنِّی صَاحِبُ جَیْشِ الْعُسْرَةِ؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ .))[1]

''اور ثمامہ بن حزن قشیری سے مروی ہے کہ جس روز سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا، میں اس روز ان کے مکان پر حاضر تھا، عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی طرف جھانک کر کہا: لوگو تم اپنے ان دو سرکردہ آدمیوں کو بلاؤ، جنھوں نے تمھیں میرے خلاف اکسایا ہے۔ پس جب انہیں بلایا گیا تو انھوں نے کہا: میں آپ لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں آیا تم جانتے ہو کہ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے اور نمازیوں کے لیے مسجد تنگ ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] سنن الترمذی، رقم : 3703، سنن النسائی : 235/6، مسند احمد، رقم : 555۔ شیخ شعیب نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

فرمایا: ''کیا کوئی ایسا آدمی ہے جو اپنے خالص مال سے اس قطعہ زمین کو خرید کر مسجد میں شامل کردے اور اس کا اس قطعۂ زمین پر کوئی استحقاق نہ ہو، بلکہ وہ عام مسلمانوں کی طرح ہی اس پر حق رکھتا ہو اور اسے اس کے عوض جنت میں اس سے بہتر جگہ ملے گی۔'' تو میں نے اپنے خالص ذاتی مال سے وہ قطعہ خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کردیا، لیکن اب حال یہ ہے کہ تم لوگ مجھے اس مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنے سے بھی روکتے ہو۔ پھر کہا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو رومہ کے کنوئیں کے علاوہ کوئی کنواں شیریں پانی کا نہیں تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کون ہے جو اپنے ذاتی مال سے یہ کنواں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کردے اور اس میں اس کا حصہ بھی عام مسلمانوں کی طرح ہی ہو، اس کے عوض اس کے لیے جنت میں اس سے بہتر کنواں ہوگا۔'' تو میں نے یہ کنوں اپنے ذاتی مال سے خریدا تھا، لیکن اب حال یہ ہے کہ تم مجھے اس سے پانی تک پینے نہیں دیتے۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ میں جیش العسرۃ یعنی غزوہ تبوک کے لشکر کو تیار کرنے والا ہوں؟ لوگوں نے کہا: اللہ گواہ ہے کہ یہ سب باتیں درست ہیں۔''

حدیث 33

((وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: أَشْرَفَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ الْقَصْرِ وَهُوَ مَحْصُورٌ، فَقَالَ: أَنْشُدُ بِاللّٰهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حِرَاءٍ إِذَ اهْتَزَّ الْجَبَلُ فَرَكَلَهُ بِقَدَمِهِ ثُمَّ قَالَ: ((اسْكُنْ حِرَاءُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ۔)) وَأَنَا

مَعَهُ، فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ، قَالَ: أَنْشُدُ بِاللّٰهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ، إِذْ بَعَثَنِي إِلَى الْمُشْرِكِينَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ، قَالَ: ((هٰذِهِ يَدِي وَهٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔)) فَبَايَعَ لِي؟ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ، قَالَ: أَنْشُدُ بِاللّٰهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ يُوَسِّعُ لَنَا بِهٰذَا الْبَيْتِ فِي الْمَسْجِدِ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ؟)) فَابْتَعْتُهُ مِنْ مَالِي فَوَسَّعْتُ بِهِ الْمَسْجِدَ، فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ، قَالَ: وَأَنْشُدُ بِاللّٰهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ، قَالَ: ((مَنْ يُنْفِقُ الْيَوْمَ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً؟)) فَجَهَّزْتُ نِصْفَ الْجَيْشِ مِنْ مَالِي، قَالَ: فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ، وَأَنْشُدُ بِاللّٰهِ مَنْ شَهِدَ رُومَةَ يُبَاعُ مَاؤُهَا ابْنَ السَّبِيلِ؟ فَابْتَعْتُهَا مِنْ مَالِي فَأَبَحْتُهَا لِابْنِ السَّبِيلِ، قَالَ: فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ.)) [1]

''اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ محصور تھے، تو وہ مکان کے اوپر سے جھانکے اور کہا: لوگو! میں تم کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم میں سے کوئی اس وقت موجود تھا، جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم حراء پر تھے اور پہاڑ جھومنے لگ گیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا قدم مبارک پہاڑ پر مار کر فرمایا تھا: ''اے حراء! ٹھہر جا، تیرے اوپر صرف نبی، صدیق یا شہید موجود ہیں۔'' اس وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، کئی لوگوں نے ان کی تصدیق کی۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اللہ کا واسطہ دے کر اس آدمی سے پوچھتا ہوں، جو

[1] سنن الترمذی، رقم: 3699، سنن النسائی: 236/6، مسند احمد، رقم: 420۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

بیعت رضوان کے دن حاضر تھا اور اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے مشرکین مکہ کی طرف قاصد بنا کر روانہ کیا تھا اور آپ ﷺ نے بیعت لیتے اور کرتے وقت فرمایا تھا: ''یہ میرا ہاتھ ہے اور یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔'' یعنی آپ ﷺ نے میری طرف سے بیعت لی تھی، کئی لوگوں نے اس بات کی بھی تصدیق کی، پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس آدمی کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، جو اللہ کے رسول ﷺ کے پاس اس وقت موجود ہو، جب آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ''کون ہے جو مسجد کے ساتھ والے گھر کو خرید کر مسجد میں شامل کرے اور اسے اس کے عوض جنت میں گھر ملے گا۔'' تو میں نے اپنے ذاتی مال سے وہ جگہ خرید کر مسجد کو وسیع کر دیا تھا، بہت سے لوگوں نے اس دعوے کی بھی تصدیق کی، پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس آدمی کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، جو جیش العسرہ یعنی غزوہ تبوک کے لشکر کے موقع پر موجود تھا، آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ''کون ہے، جو آج اللہ کی راہ میں خرچ کرے اور اس کا یہ عمل اللہ کے ہاں مقبول ہو۔'' تو میں نے اپنے ذاتی مال سے آدھے لشکر کی ضروریات کا انتظام کر دیا تھا، بہت سے لوگوں نے اس منقبت کی بھی تصدیق کی۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اللہ کا واسطہ دے کر پوچھا کہ کیا کوئی جانتا ہے کہ رومہ کا پانی مسافروں کو قیمتاً دیا جاتا تھا، میں نے اپنے ذاتی مال سے اسے خرید کر مسافروں کے لیے وقف کر دیا تھا۔ بہت سے لوگوں نے اس کی بھی تصدیق کی۔''

حدیث 34

((وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ ، قَالَ: كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ مَحْصُورٌ فِي الدَّارِ ، فَدَخَلَ مَدْخَلًا كَانَ إِذَا دَخَلَهُ يَسْمَعُ

كَلامَهُ مَنْ عَلَى الْبَلاطِ ، قَالَ: فَدَخَلَ ذٰلِكَ الْمَدْخَلَ وَخَرَجَ إِلَيْنَا ، فَقَالَ: إِنَّهُمْ يَتَوَعَّدُونِي بِالْقَتْلِ آنِفًا ، قَالَ: قُلْنَا: يَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! ، قَالَ: وَبِمَ يَقْتُلُونَنِي؟ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلَاثٍ رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ ، أَوْ زَنٰى بَعْدَ إِحْصَانِهِ ، أَوْ قَتَلَ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا.)) فَوَاللّٰهِ! مَا أَحْبَبْتُ أَنَّ لِي بِدِينِي بَدَلًا مُنْذُ هَدَانِي اللّٰهُ ، وَلَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا فِي إِسْلَامٍ قَطُّ ، وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا ، فَبِمَ يَقْتُلُونَنِي؟)) [1]

''اور ابوامامہ بن سہل سے مروی ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں محصور تھے، وہ اپنے گھر کے ایک ایسے مقام میں آئے، جہاں سے آواز باہر سنی جا سکتی تھی، وہ اس جگہ پر گئے اور ہماری طرف جھانکا اور کہا: اب یہ لوگ مجھے قتل کی دھمکیاں دیتے ہیں، ہم نے کہا: اے امیر المومنین! ان کے مقابلے میں آپ کے لیے اللہ کافی ہے، انہوں نے پھر کہا: یہ لوگ مجھے کیونکر قتل کریں گے، جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کا خون اِن تین صورتوں کے علاوہ کسی بھی صورت میں حلال نہیں: کوئی آدمی اسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہو جائے، یا شادی شدہ ہو کر زنا کرے، یا کسی کو قتل کر دے تو اسے اس کے بدلے میں قتل کر دیا جائے۔'' اللہ کی قسم! اللہ نے جب سے مجھے ہدایت دی ہے، میں نے اپنے دین کے مقابلے میں کسی دین کو پسند نہیں کیا، اور میں نے قبل از اسلام یا بعد از اسلام کبھی بھی زنا نہیں کیا اور نہ ہی میں نے کسی کو قتل کیا

---

[1] سنن ابوداود، رقم : 4502، سنن ابن ماجه، رقم : 2533، سنن الترمذی، رقم : 2158، مسند احمد، رقم : 437۔ شیخ شعیب نے اسے ''شیخین کی شرط'' پر صحیح قرار دیا ہے۔

ہے، پھر یہ لوگ میرے قتل کے درپے کیوں ہیں؟''

سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا اپنی شہادت کے متعلق مطلع کرنا

حدیث 35

((وَعَنْ نَائِلَةَ بِنْتِ الْفَرَافِصَةِ امْرَأَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَتْ: نَعَسَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانُ، فَأَغْفٰى فَاسْتَيْقَظَ فَقَالَ: لَيَقْتُلَنَّنِي الْقَوْمُ، قُلْتُ: كَلَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَبْلُغْ ذَاكَ إِنَّ رَعِيَّتَكَ اسْتَعْتَبُوكَ، قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِي وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالُوا: تُفْطِرُ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ.)) [1]

''اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی بیوی سیدہ نائلہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو اونگھ آئی اور سو گئے، پھر جب بیدار ہوئے تو انھوں نے کہا: یہ لوگ یقیناً مجھے قتل کر ڈالیں گے، میں نے کہا: ان شاء اللہ ہرگز نہیں، ابھی تک ایسا معاملہ نہیں ہے، آپ کی رعایا آپ کو محض ڈرا دھمکا رہی ہے، انہوں نے کہا: میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے، انہوں نے کہا ہے کہ آج رات تم ہمارے ہاں روزہ افطار کرو گے۔''

حدیث 36

((وَعَنْ مُسْلِمٍ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَعْتَقَ عِشْرِينَ مَمْلُوكًا، وَدَعَا بِسَرَاوِيلَ، فَشَدَّهَا عَلَيْهِ

[1] مسند احمد، رقم: 536.

وَلَمْ يَلْبَسْهَا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ ، وَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَارِحَةَ فِي الْمَنَامِ ، وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَإِنَّهُمْ قَالُوا لِي: اصْبِرْ فَإِنَّكَ تُفْطِرُ عِنْدَنَا الْقَابِلَةَ ، ثُمَّ دَعَا بِمُصْحَفٍ فَنَشَرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقُتِلَ وَهُوَ بَيْنَ يَدَيْهِ .))[1]

''اور ابو سعید مسلم سے مروی ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے بیس غلام آزاد کیے اور شلوار منگوا کر پہن لی، اس سے پہلے آپ نے دورِ جاہلیت میں یا قبول اسلام کے بعد کبھی بھی شلوار نہیں پہنی تھی، پھر انھوں نے کہا: میں نے آج رات خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے، انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ صبر کرنا، آئندہ رات تم ہمارے ہاں روزہ افطار کرو گے۔'' اس کے بعد انہوں نے قرآن مجید کا مصحف منگوایا اور اپنے سامنے کھول کر رکھ لیا، پھر وہ اس حال میں شہید ہو گئے کہ مصحف ان کے سامنے کھلا ہوا تھا۔''

سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت، جنازہ اور مدت خلافت

حدیث 37

((وَعَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: كُنَّا بِبَابِ عُثْمَانَ فِي عَشْرِ الْاَضْحٰى .))[2]

''اور ابو العالیہ کہتے ہیں: دس ذوالحجہ کو ہم عثمان رضی اللہ عنہ کے دروازے پر پہرہ دے رہے تھے۔''

---

[1] مسند احمد، رقم: 526۔ شواہد اور متابعات کی بنیاد پر ''حسن'' ہے۔
[2] مسند احمد، رقم: 551۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

حدیث 38

((وَعَنْ مُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: قَالَ اَبِيْ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ اَنَّ عُثْمَانَ قُتِلَ فِيْ اَوْسَطِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ.)) [1]

''اور معتمر بن سلیمان سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میرے والد سلیمان نے کہا کہ ابوعثمان نے ان کو بیان کیا کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ درمیان والے یوم تشریق کو شہید ہو گئے۔''

حدیث 39

((وَعَنْ قَتَادَةَ اَنَّ عُثْمَانَ قُتِلَ وَ هُوَ ابْنُ تِسْعِيْنَ سَنَةً اَوْ ثَمَانٍ وَّ ثَمَانِيْنَ.)) [2]

''اور قتادہ سے روایت ہے کہ شہادت کے وقت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی عمر نوے یا اٹھاسی برس تھی۔''

حدیث 40

((وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ: صَلَّى الزُّبَيْرُ عَلٰى عُثْمَانَ وَدَفَنَهٗ وَكَانَ اَوْصٰى اِلَيْهِ.)) [3]

''اور قتادہ سے مروی ہے کہ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور انہوں نے ہی ان کو دفن کیا تھا، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ خود ان کے حق میں

---

1. طبقات ابن سعد: 79/3، مسند احمد، رقم: 546۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
2. مسند احمد، رقم: 547.
3. مصنف عبد الرزاق، رقم: 6365، مسند احمد، رقم: 549.

وصیت کر گئے تھے۔‘‘

حدیث 41

((وَعَنْ أَبِی مَعْشَرٍ ، قَالَ: وَقُتِلَ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، لِثَمَانَ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ ذِی الْحِجَّةِ ، سَنَةَ خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ ، وَكَانَتْ خِلَافَتُهُ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ سَنَةً إِلَّا اثْنَیْ عَشَرَ يَوْمًا .))[1]

’’اور ابومعشر سے مروی ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اٹھارہ ذوالحجہ 35ھ کو شہید ہوئے اور ان کی مدت خلافت بارہ دن کم بارہ سال تھی۔‘‘

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

[1] مسند احمد، رقم: 545.